ماہ محرم اور ہجرت

جمعہ خطبہ بابت ماہ ستمبر ۲۰۱۸ء، مطابق: محرم الحرام ۱۴۳۹ھ

منجانب:.........................تمام مکاتب فکر کی مشترکہ تنظیم آل انڈیا امامس کونسل

نحمده و نصلی علی رسوله الكريم ، أما بعد! فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم، بسم الله الرحمن الرحيم

”اِن عدة الشهور عند الله اِثنا عشر شهرا فی کتاب الله یوم خلق السماوات و الأرض، منها أربعة حرم، ذالک الدين القيم، فلاتظلموا فيهن أنفسكم، و قاتلوا المشركين كافة، كما يقاتلونكم كافة و اعلموا أن الله مع المتقين“. (توبہ:۳۶)

معزز سامعین کرام!:

خالق کائنات کی حسین تخلیقات میں دو چیزیں بڑی نمایاں ملتی ہیں: زمان ومکان۔ آج ہم آپ کے سامنے زمان کے تعلق سے کچھ باتیں عرض کریں گے۔ زمان وقت کو کہا جاتا ہے۔ جیسے، لمحہ، گھڑی، دن ورات، ماہ، سال، صدی وغیرہ۔ اسی کے متعلق ارشاد ربانی ہے:

”اِن عدة الشهور عند الله اِثنا عشر شهرا فی کتاب الله یوم خلق السماوات و الأرض، منها أربعة حرم، ذالک الدين القيم، فلاتظلموا فيهن أنفسكم، و قاتلوا المشركين كافة، كما يقاتلونكم كافة، و اعلموا أن الله مع المتقين“. (توبہ:۳۶)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے پاس گنتی کے اعتبار سے بارہ مہینے ہیں، جس دن زمین وآسمان کو پیدا کیا اسی دن لوح محفوظ میں یہ لکھ دیا گیا اور ان میں چار مہینے قابل احترام ہیں اور یہ مضبوط دین ہے۔

اس میں محرم مہینہ سب سے محترم ہے۔ اسلام سے قبل بھی ان چار مہینوں کو معزز مانا جاتا تھا۔ ان کے احترام کی وجہ سے ان مہینوں میں جنگ وجدال وغیرہ نہیں لڑی جاتی تھی۔ ”محرم“ قابل قدر ماہ کو کہا جاتا ہے۔ رمضان کے روزے کی فرضیت سے قبل اس مہینہ میں روزہ رکھنا فرض تھا۔ لیکن جب ماہِ رمضان کے روزوں کو فرضیت کا درجہ دے دیا گیا تو محرم کے روزوں کو سنت اور مستحب کا درجہ میں رکھ دیا گیا۔

محرم نیا سال ہے:

محرم کے مہینہ سے اسلامی تاریخ کا آغاز ہوتا ہے؛ نیز اسی تاریخ کو سن ہجری میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔ یہ اسلامی نیا سال ہے۔ نیا سال میں ہمارے اعمال کیا ہونے چاہئیں؟۔ اس مہینہ کا احترام کیسے کیا جانا ہے؟۔ احترام میں کیا کیا کرنا چاہئے اور کن کن اقسام کے اعمال کو انجام دیا جانا چاہئے؟۔ مختصر طور پر اس کا خلاصہ پیش کیا جارہا ہے۔

احتساب اور تبدیلی:

جب محرم کا مہینہ آتا ہے، سن ہجری بدلتا ہے اور نیا سال شروع ہوتا ہے۔ تو اس سال کے آغاز میں ہماری آنے والی زندگی میں کیا کیا تبدیلی ہونی چاہئے؟ اس تعلق سے ایک احتساب ضرور ہونا چاہئے۔ مطلب وقت اور سال کے تبدیلی کے ساتھ ساتھ ہماری زندگی میں بھی تو کچھ تبدیلی ہونی چاہئے۔ ہمیں یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہئے کہ تحریری شکل میں مہینہ اور سال کے بدل جانے سے دن ورات سے یا چاند وسورج میں کوئی فرق اور تبدیلی نہیں ہوجاتی؛ بلکہ سب کے سب اپنی حالت پر من وعن پچھلے کی طرح برقرار رہتے ہیں۔ اگر سال کے نام بدل جانے سے کچھ نقصان ہوتا ہے تو

وہ ہمارے خود کا۔ کیونکہ اس سے ہماری زندگی کا مقرر کیا ہوا ایک ایک لمحہ اور سال گھٹ جاتا ہے۔لہٰذا یہیں سے ہماری اپنی زندگی کے اندر کچھ تبدیلی لانا ہماری عقلمندی کی علامت ہوگی۔

یہ نیا سال ہم سے کس چیز کا مطالبہ کرتا ہے؟۔ ہمارے رخِ زندگی میں کیا تبدیلی لانا چاہتا ہے۔یعنی گزرے ہوئے سالوں کے مقابلے میں نئے سال میں ہماری زندگی اچھی ہو،اعمال صالحات میں اضافہ ہو، ہمارے عزائم بلند و بالا ہوں، ہماری نیت میں خلوص کا مادہ پیدا ہو،گزشتہ سال ہمارے اعمال میں جو کوتاہیاں اور کمیاں ہوگئی تھیں ان سب کو دور کرسکیں۔

ہمارا نیا سال کیسا ہو؟:

دیگر اقوام کی طرح نئے سال کی خوشی میں منکرات اور مکروہات ومنہیات کا مرتکب ہوجانا مسلم قوم کا شیوہ نہیں ہے بلکہ مسلم قوم کا شیوہ یہ ہے کہ گزرے ہوئے سالوں سے سبق حاصل کر کے نئے سال میں ان کاموں کو انجام دینے کے لیے کمر بستہ ہوجائیں۔ایک سال اور سال کے ایک لمحہ لمحہ کے بیت جانے کا مطلب ہے ہماری عمر کا اتنا حصہ کم ہوگیا ہے۔ ہماری عمر نہیں بڑھتی ہے بلکہ عمر کے مدت کے لحاظ سے وہ ہر لمحہ کم ہوتی رہتی ہے۔اس لئے سال کے بدلنے سے ہمیں خوش ہونے کی بجائے ہمیں اپنے اعمال میں بدلاؤ لانے ضرورت ہے۔

چناں چہ ہماری خشیت میں اضافہ ہو، عبادات میں دلچسپی بڑھے، آخرت کی فکر بڑھے، خود کو سمجھنے کی کوشش کرے، محرم کے مہینہ کا احترام کریں، شب و روز مسلم امت اور انسانیت کے بارے میں سوچیں، خدا کے حضور حاضری کی تیاری کریں، زندگی کی ہر ایک گھڑی کو قیمتی سمجھیں، ان کو ضائع اور بیکار نہ ہونے دیں، بیتے ہوئے اوقات سے سبق حاصل کریں اور آئندہ زمانے کا قدر کریں اور تلاوت قرآن، اس پر تدبر و تفکر کرنا سیکھیں اور اخلاق حسنہ کا پیکر بننے میں اپنے آپ کو صدا مصروف رکھیں۔

دوستو! اسی اسلامی تاریخ سے منسلک ایک چیز ہے ہجرت۔ آیئے! ہم ہجرت کے تعلق سے کچھ معلومات حاصل کرے۔

ہجرت کیا ہے؟

ہجرت کے لغوی معنی ہیں چھوڑنا۔ اصطلاح میں جان، دین اور عزت تو آبرو کے تحفظ کے لیے فتنہ وفساد والی جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ ہمیشہ کے لیے منتقل ہونے کو ''ہجرت'' کہا جاتا ہے۔

امام بخاری کی نقل کردہ ایک حدیث میں کہا گیا ہے کہ " **المهاجر من هاجر ما نهى الله عنه**"آپ ﷺ نے فرمایا کہ: مہاجر وہ ہے جو اللہ کی طرف سے ممنوع شدہ چیزوں کو چھوڑ دے۔

ہجرت کا فائدہ:

ہجرت سے عمدہ نتائج برآمد ہوتے ہیں۔مثلاً، رسول اللہ ﷺ کی ہجرت سے اسلام کی اشاعت ہوئی۔اسلام کا پیغام عام ہوا اور لوگ یک بعد دیگرے اسلام کو اپنا مرکز بناتے رہے۔

اسی ہجرت کے عمل سے ہندستان میں بھی بے شمار تبدیلیاں ہوئیں۔ جب علماء کرام اور صوفیان عظام اپنا گھر بار اور قبیلہ وخاندان چھوڑ کر یہاں تشریف لائے تو ان کے نیک اعمال، ان کی اچھائیاں، امانت داری، ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک اور پیار ومحبت، ہر ایک کا ادب و احترام، اخلاق حسنہ اور خوش کلامی اس طرح کے اخلاق و کردار کو دیکھ کر یہاں کے قدیم باشندے بہت زیادہ متاثر ہوئے اور خوشی بخوشی اسلام میں داخل ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ کی ہجرت اور اس کے نتائج:

نبی ﷺ مکہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے وقت ایک مناسب اور عمدہ ترین منصوبہ بنائے تھے۔ حضرت علی کو اپنے بستر پر لیٹنے کا حکم فرما کر حضرت اسماء بنت ابی بکر کو سفر کی تفصیل بتائی۔ دوران سفر قباء میں قیام فرمایا اور وہاں کے لوگوں کو تعلیم وتربیت کا سبق سکھایا، وہاں پر نماز کیلئے مسجد کی بنیاد رکھی اور صاف صفائی، نیکی، اچھے اخلاق وغیرہ بہت سی چیزوں کی تعلیم دی۔

مدینہ تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے اہل مدینہ کو بھائی چارہ اور اتحاد واتفاق کے ساتھ جینا سکھایا۔ معاشی نظام کی تشکیل دی، قانونی بیداری پیدا کی اور صلہ رحمی وہمدردی کا بے مثال سبق پڑھایا۔ صرف مسلمانوں کے ساتھ ہی نہیں بلکہ یہاں پر آباد رہنے والے یہودی، نصاری، مجوسی ومشرک اور کافر قوموں کے مابین زندگی گزارنے کا عمدہ نمونہ پیش کیا۔ سیاست کی بنیاد رکھی اور ملک کے تحفظ کا نظام تیار کیا۔

آپ ﷺ کی ان سیرتوں سے ہمیں راہ ہدایت کے بہت سارے سبق ملتے ہیں۔ صرف عبادات ہی نہیں بلکہ آپ نے انہیں جس حسن خوبی سے سماجی، سیاسی، اخلاقی، اقتصادی اور معاشی نظام وامور کو سمجھایا اور عمل کر کے دکھایا اس تربیت کا عمدہ اور کارآمد نتائج ابھر کا سامنے آئے جیسا کہ، لوگوں کے اندر شخصیات سازی ہوئی، بکری اور اونٹ کے چرواہوں کے اندر حاکمیت کی صلاحیت وقابلیت اجاگر ہوئی اور کچھ نہیں جاننے والے لوگ عالمی نظام کی تشکیل دینے والے بن گئے۔ تاریخ کے صفحات ان سب کی گواہی دی رہی ہیں۔

مقصد ہجرت:

زندگی کے ہر ایک مراحل میں اپنے آپ کو قوم وملت کے مسائل کو حل کرنے کے لیے قربانی کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ دور اندیشی اور حکمت کے ساتھ کاموں کو انجام دینے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا ہو جائے، حالات اور ماحول کے مطابق فیصلہ لیکر کام کرنے کا مادہ اپنے اندر پیدا ہو جائے۔ تمام قسم کے نقائص سے خود کو پاک وصاف رکھنے کی طاقت حاصل ہو جائے اور زندگی کو ایک ترتیب میں رکھ کر جینے کا سلیقہ پیدا ہو جائے۔ منکرات کو ترک کر کے صالحات کا عملی جامہ پہننے کی توفیق مل جائے اور اخلاق حسنہ کا ایک مجسمہ بن کر عوام میں مقبولیت اور خدا کی رضامندی حاصل کر سکے۔ اپنے اطراف والوں کی فکر، بے علموں کیلئے علم، مریضوں کیلئے دوا وعلاج، بے سہاروں کے لئے قابل اعتماد سہارا، خدا سے دوری اپنائے ہوئے لوگوں کو خدا کے قریب لانے کیلئے لائق اوصاف سے خود کو متصف کرے اور دوسروں کو بھی انہیں حاصل کرنے کیلئے آمادہ کرے۔ ہر ایک کام کو حکمت اور اسلوب سے انجام دے۔ ہر فرد ایک جماعت کی طرح بنے، ہر جماعت ایک ملک کی طرح بنے ایسی تربیت کو سامنے رکھتے ہوئے با مقصد کام کرے۔ اہل زبان اپنی تقریر اور خطابت سے، اہل قلم اپنی تحریر وکتابت سے اور اہل ثروت اپنے مال ودولت سے اپنے اپنے دائرہ میں اپنی اپنی ذمہ داری کو بخوبی انجام دینے کی کوشش کرے۔

تاریخ یا واقعہ ہجرت سے مذکورہ مقاصد ہمارے سامنے ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ ان مقاصد کو سامنے رکھ کر ہمیں اپنی زندگی کی راہ کو ہموار کرنا ہوگا۔ تبھی ہم صحیح معنی میں اللہ کے لیے کام کرنے والے اور اللہ کی دی نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے والے کہلائیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بے انتہاء فضل وکرم سے ہمیں مذکورہ صفتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کماحقہ توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

و آخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين